سوال

(03) موت کی دعا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مصیبتوں میں گر کر موت کی دعا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موت مانگنے سے موت نہیں آیا کرتی۔ اس کا ایک وقت مقرر ہے کہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ اس وقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے موت کے آنے کے لیے دعا کرنا قبل از وقت فضول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ((لا یتمنیٰ احدکم الموت اما محسنا فلصلّہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلصلہ ان یستعتب)) (رواہ البخاری) 'کوئی شخص تم میں سے مرنے کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو درازی عمر کی وجہ سے ممکن ہے زیادہ بھلائی کرے اور اگر برا ہے تو توبہ و استغفار کر کے خدا کو راضی کرے۔'' اور ایک حدیث میں اس طرح سے فرمایا۔ ((لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لابدّ فاعلاً فلیقل اللھم احیینی ما کانت الحیٰوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی)) (بخاری و مسلم) ''جب تم یں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر وہ آرزو کرتا ہے۔ تو اس طرح کر سکتا ہے کہ اے اللہ اگر میرا زندہ رہنا میرے حق میں اچھا ہے تو زندہ رکھ اور اگر مرجانا میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔''

ان حدیثوں سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن فتنے کے خوف کی وجہ سے آرزو جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہیں۔ ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) (بخاری) ''اے اللہ تو اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما۔ اور اپنے رسول کے شہر میں میری موت کر''

سوال: ... اور حب لقا اللہ کی وجہ سے موت کی تمنا کر سکتا ہے۔ جیسے ساحرین فرعون نے دعا کی تھی۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ یا حضرت مریم رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ ((وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ)) اور مسند احمد میں حدیث ہے ((یکرہ الموت ولاموت خیر للمؤمن من الفتن)) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہجوم فتن کے وقت دعا کی ((اَللّٰهُمَّ خُزْنِيْ اِلَيْكَ فَقَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِيْ)) امام بخاری رحمہ اللہ کو جب امیر خراسان کے ساتھ جھگڑا پش آیا تو یہ دعا کرنی پڑی ((اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ اِلَيْكَ)) حدیث میں ہے کہ خروج دجال کے وقت ایک شخص کسی قبر پر گذرے گا۔ اور فتن و زلازل کو دیکھ کر کہے گا۔ ((يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَكَ)) 'کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔'' حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (یوسف) ''اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا دنیا ور آخرت میں کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام پر مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔'' اس طرح رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت کی حالت میں فرمایا تھا۔ ((اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى)) خلاصہ یہ کہ حدیث اور قرآن مجید کے اشاروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی حالت میں موت کے لیے دعا کر سکتا ہے۔

لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔ ((وَلَمّا دَخَلوا مِن حَيثُ أَمَرَهُم أَبوهُم ما كانَ يُغني عَنهُم مِنَ اللَّهِ مِن شَىءٍ إِلّا حاجَةً فى نَفسِ يَعقوبَ قَضىٰها)) (الاتصام جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۴۰)

حالات مولانا عبدالسلام بستوی :

مدرسہ ریاض العلوم دہلی میں ریاض نبوت علی صاحبہا السلام کے پھول بکھیرنے والے اس شیخ الحدیث نے حضرت مولانا شرف الدین صاحب محدث دہلوی سے بھی کسب فیض کیا تھا، اورعلاوہ ازیں دیگر اساتذہ سے بھی حدیث کی سند حاصل کی تھی خود ہی اپنے حالات مشکوۃ شریف کی اپنی اردو شرح ''انوار المصابیح'' میں قلمبند فرماتے ہیں۔ کئی تبلیغی و اصلاحی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ''اسلامی خطبات'' ان کی بڑی معروف کتاب ہے مدت تک رسالہ ''الاسلام'' کے ذریعے توحید و سنت کی اشاعت کرتے رہے۔ دہلی مرحوم میں قال اللہ وقال الرسول کی آخری آواز اور عظمت رفتہ کی یادگار شخصیت تھی۔ ۱۳۶۴ھ میں وفات پاگئے شاہ ولی اللہ سے لے کر میاں نذیر حسین محدث تک دہلی میں جو صدا گونجتی رہی تھی اس شخصیت پر وہ خاموش ہوگئی۔ دہلی اب ان صداؤں کو ترستی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 31-39

محدث فتویٰ